# فى الفصل

احمد خريج من مدرسة اسلامية عربية اهلية شهيرة فى الهند تخرج من كلية الشريعة منها. فحصل على درجة الفضيلة فى علوم الشريعة الاسلامية فى العام الماضى ثم اراد بحصول التعليم العالى فاعتزم مواصلة دراسته فى العلوم العصرية والتضلع من التعريب والترجمة فى اللغتين العربية والانجلزية والتدرب على الكمبيوتر و ممارسة تكنولوجيا المعلومات المعاصرة. و لذالک فانه سافر الى دلهى، و التحق ببكالوريوس الآداب بالجامعة الملية الاسلامية (الحكومية) دخل الفصل فى الساعة التاسعة صباحا و سلّم على الاستاذ :

احمد : السلام عليكم و رحمة الله. / صباح الخير يا استاذى!

الاستاذ : و عليكم السلام و رحمة الله و بركاته. / صباح النور يا عزيزى. تفضل و اجلس.

(احمد يجلس على الكرسى و يفتح حقيبته و يخرج منها الكراسة و القلم و الكتاب).

استاذ : يا احمد !افتح الصفحة الخامسة من الكتاب و اقرأ الدرس. اخذ الاستاذُ الطبشورة و كتب على السبورة. قرأ الطلاب الدرس و حفظوه.

استاذ : قرأتم جيدا ايها الطلاب ! اما الآن فقد انتهى الوقت. و سنلتقى بكم غدًا. ان شاء الله. خرج الطلاب من الفصل و وصلوا الى الملعب و دُقّ الجرس بعد

ساعة. فخرج الطلاب من الملعب وانصرفوا الى بيوتهم. فى الطريق يتحدث احمد مع احد زملاء ه الكبار و اسمه محمد.

احمد : اعجبتنى الجامعة و اعجبنى استاذى و هل هى تعجبک يا محمد؟

محمد : نعم يا صديقى. انا معجب بهذه الجامعة واحبها جدا و احب استاذى كذالک. و ذلک لانه انسان كريم و مجدّ و مخلص و حريص على تحقيق المصالح التربوية والنهوض بالمستوى العلمى للدارسين و تقديمهم الى الامام بصورة تدريجية.

أحمد : ماشاء الله، و بارک فيک و فيهم جميعا. وما ذا بالنسبة الى اهتماماتهم التربوية والاولويات الدراسية لديهم فى هذا القسم الجامعى يا اخى الكبير ؟

محمد : الاساتذة فى هذا القسم يا احمد، مهتمون بتصحيح النطق و تجويد المخارج الصوتية و تحسين الخط و تنميه المهارات اللغوية والتعابير الاصلية السليمة والمصطلحات العصرية الدقيقة :

احمد : سبحان الله، و ذلک ماكنا نبغى. ولِله الحمد و لهم الشكر.

(اللغة العربية الوظيفية لشفيق احمد الندوى)

## حل لغات :

| | | |
|---|---|---|
| خريج | = | فارغ التحصيل |
| كلية | = | جمع كليات، كالج |
| درجة | = | جمع درجات، ڈگری |
| حاول يحاول محاولة | = | كوشش كرنا |
| وظيفة | = | جمع وظائف، نوكرى |
| اعتزم يعتزم اعتزاما | = | اراده كرنا |
| مواصلة. واصل يواصل | = | جارى كرنا |

| | | |
|---|---|---|
| دراسة. درس يدرس | = | مطالعہ کرنا |
| التضلع من | = | مہارت حاصل کرنا |
| عرب يعرب تعريبا | = | عربی میں ترجمہ کرنا |
| تدرب يتدرب تدربا | = | مشق کرنا |
| مارس يمارس ممارسة | = | مشق کرنا |
| المعاصرة | = | حالیہ، جدید |
| سافر يسافر مسافرة | = | سفر کرنا |
| القبول | = | منظوری |
| بكالوريوس | = | بی.اے. |
| الجامعة | = | یونیورسٹی |
| الفصل | = | کلاس |
| صباح الخير | = | صبح بخیر |
| صباح النور | = | صبح بخیر |
| تفضل | = | آیئے |
| فتح يفتح فتحا | = | کھولنا |
| حقيبة | = | بیگ، تھیلا |
| الكراسة | = | جمع کراسی، کاپی |
| اخذ ياخذ اخذا | = | لینا |
| الطبشورة | = | جمع الطباشیر، چاک |
| السبورة | = | بلیک بورڈ |
| حفظ يحفظ حفظا | = | یاد کرنا |
| انتهى ينتهى انتهاء | = | ختم ہونا |
| التقى يلتقى التقاء | = | ملنا |

| | | |
|---|---|---|
| وصل يصل وصولا | = | پہنچنا |
| الملعب | = | کھیل کا میدان |
| دق الجرس | = | گھنٹی بجی |
| انصرف ينصرف انصرافا | = | لوٹنا |
| زملاء | = | زمیل کی جمع، ساتھی |
| اعجب يعجب اعجابا | = | پسند آنا، حیرت میں ڈالنا |
| صديق | = | جمع اصدقاء، دوست |
| كريم | = | جمع کرام، شریف |
| مجد | = | محنتی |
| حريص | = | خواہش مند |
| تحقيق. حقق يحقق تحقيقا | = | پورا کرنا، چھان بین کرنا |
| النهوض | = | اٹھنا |
| المستوى | = | معیار |
| تقديم. قدم يقدم تقديما | = | آگے بڑھانا |
| تدريجية | = | آہستہ آہستہ |
| اهتمام۔ اهتم يهتم اهتماما | = | توجہ دینا |
| اولويات | = | ترجیحات |
| القسم | = | شعبہ |
| النطق | = | بول چال |
| المخارج | = | مخرج کی جمع، نکلنے کی جگہ |
| الصوتيه | = | آواز سے متعلق |
| الخط | = | تحریر |
| تنمية | = | فروغ دینا |

التعابير = تعبیر کی جمع، بول چال

الدقيقة = باریک

نبغی. بغی یبغی = چاہنا

## تمرین : ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیے)۔

۱- فی ای مدرسة تخرج احمد ؟

۲- ایّ شهادة حصل علیها احمد من هذه المدرسة ؟

۳- ماذا اعتزم احمد ؟

۴- فی ای جامعة نال احمد القبول ؟

۵- ماذا قال احمد لمحمد فی الطریق ؟

۶- بای شئ کتب الاستاذ علی السبورة ؟

۷- لماذا یحب محمد استاذه ؟

## تمرین : ۲

املأ الفراغ فیما یلی بکلمة مناسبة (مناسب کلمات کے ذریعہ خالی جگہوں کو پُر کریں)۔

۱- احمد ..... من مدرسة اسلامیة.

۲- ..... علی درجة الفضیلة فی علوم الشریعة الاسلامیة.

۳- اعتزم احمد ..... دراساته فی .....

۴- و لذالک فانه ..... الیٰ ..... و نال ..... فی .....آداب، الجامعة الملیة

الاسلامية.

۵- دخل ..... فی الساعة ..... صباحًا و ..... علی الاستاذ

۶- یا احمد ! ..... الصفحة ..... من ..... و ..... الدرس.

۷- و فی ..... یتحدث احمد ..... احد ..... الکبار اسمه.

## تمرین : ۳

استوعب الجمل التالیة و مارسها وهات جملة جدیدة من عندک. مقابل کل جملة (درج ذیل جملوں پر غور کریں، ان کی مشق کریں اور ہر جملہ کے سامنے اپنی طرف سے ایک جملہ پیش کریں)۔

۱- یا أحمد ! افتح کراستک. (.....)

۲- یا أحمد و محمد ! افتحا کراستکما. (.....)

۳- یا ایها الطلاب ! افتحوا کراستکم. (.....)

۴- یا فاطمة ! افتحی کراستک. (.....)

۵- یا فاطمة و زینب ! افتحا کراستکما. (.....)

## تمرین : ۴

صحح الجمل الآتیة (درج ذیل جملوں کو صحیح کریں)۔

۱- حصلت أحمد علی درجة الفضیلة.

۲- فاعتزم مواصلة دراساته فی العلوم الاسلامیة.

۳- و لذلک فانه سافر الی لکنؤ و نال قبوله فی المدرسة.

۴- أحمد جلست علی الکرسی و فتحت حقیبته.

۵- خرجوا الطلاب من الفصل و وصل الی الملعب.

## تمرین : ۵

تاکد من معانی الکلمات الآتیة و استعملها فی جملٍ من عندک (درج ذیل جملوں کے معانی معلوم کریں اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کریں)۔

| الکلمة | المعنی | الاستخدام |
|---|---|---|
| خرّیج | | |
| اعتزم | | |
| التدرب | | |
| ممارسة | | |
| المعلومات المعاصرة | | |
| أعجب | | |
| زملاء | | |
| مجدّ | | |
| حریص | | |
| مهتمّ ب | | |



# الهاتف

اين التيليفون ؟

هل يمكننى استعمالُ التيليفون ؟

هل عندک دليل تليفوناتِ دِلهى ؟

من فضلکَ ساعدنى فى الاتصال بهذا الرقم !

الخط مشغولٌ.

اَلو : انا راشد اتكلم.

أُريد أن اتحدث الى صديقى اسعد.

اَلو : أنا لا اسمع الصوتَ.

أُفّ، انقطع الخطّ.

من فضلک حاوِل مرّة أخرى. .

من فضلک قل له اننى اتصلتُ به.

من فضلک أُطلُب منه الاتصال بى

من فضلک خُذ هذه الرسالة.

بكم هذه المكالمة ؟

أُريد أن أدفع ثمن المكالمة.

هل يوجدُ خطّ مباشر بين دلهی و ممبائی.

(القرأة الواضحة للكيرانوی)

## حل لغات :

| | | |
|---|---|---|
| دليل | = | ڈائرکٹری |
| من فضلک | = | برائے مہربانی، پلیز |
| الاتصال ... | = | ملانا |
| الخط | = | لائن |
| الو | = | ہیلو |
| جاوِل | = | کوشش کیجئے |
| ثمن | = | قیمت |
| مباشر | = | ڈائرکٹ، براہِ راست |

## تمرین : ۱

اجب عن الأسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب لکھئے)۔

۱- عن ای شئ سأل راشد عن عامل التيليفون ؟

۲- ما هو دليل تيليفونات ؟

۳- من هو اسعد و اين يسكن ؟

۴- هل امكن لراشد ان يتحدث بصديقه ؟

## تمرین : ۲

املأ الفراغ فيما ياتی (خالی جگہوں کو بھریں)۔

١- هل يمكننى ..... التيليفون ؟

٢- من فضلک ساعدنى فى ..... بهذا الرقم ؟

٣- اريد ان ا تحدث الى صديقى .....

٤- من فضلک حاول ..... اخرى.

٥- اريد ان ادفع ..... المكالمة.

## تمرين : ٣

كوّن خمس جمل مستعملا الكلمات الآتية (درج ذيل كلمات كو استعمال كرتے ہوئے پانچ جملے بنائيے)۔

١- دليل تيليفونات :

٢- الاتصال :

٣- الخط :

٤- المكالمة :

٥- انقطع :




جزء النظم

الدرس الثالث عشر (۱۳)

# حمد و نعت

عرب دنیا سے باہر کے مسلمانوں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شدید محبت، الفت، بے انتہا عقیدت اور آپ کی خاطر سرفروشی و جاں نثاری کے جذبے کے تحت اپنی شاعری میں ایک نئی اور مخصوص صنف سخن وضع کر لی، جس کو ''نعت'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اور جس موضوع کا صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح، وصف اور فضائل و مناقب و امتیازات کا بیان کرتا ہے جسے فارسی ادب اور اردو ادب کہ ان میں ''نعت'' کسی دوسری شخصیت کے وصف یا سراپا نگاری یا فضائل و امتیازات کے بیان کو کہہ ہی نہیں سکتے۔

حمد جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی ثنا کی جائے اور نعت جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جائے۔ گویا یہ صنف بھی مدحیہ شاعری کا حصہ ہے۔ عہد نبوت میں نعتیہ شاعری اور آنحضرت کی حمایت میں خود کو وقف کر دینے کا اعزاز جن شعرا کو نصیب ہوا ان میں کعب بن مالک، عبد اللہ بن رواحہ اور حسان بن ثابت کے نام امتیازی خصوصیات کے حامل ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جنھوں نے میدان جنگ میں اسلام کی حمایت کے ساتھ ساتھ حالت امن میں قریشیوں کی ہجو کا دندان شکن جواب دیا اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو ٹھنڈک پہنچائی۔ نعتیہ شاعری کے حوالے سے کعب بن زہیر اور بعد کے زمانوں میں البوصیری کو جو قبول عام حاصل ہوا وہ کسی اور کے حصہ میں نہ آسکا۔

درس میں اسلامی عہد کی شاعری کی نمائندگی کے لیے حضرت حسان کے اس قصیدہ کے اشعار شامل کیے گئے ہیں جس میں نعت کے ساتھ ساتھ حمد کے بھی بلند پایہ اشعار موجود ہیں۔ اسلامی عہد میں اسلامی تعلیمات اور قرآنی اسلوب کے اثرات کے نتیجہ میں زبان و بیان میں جو رعنائی اور نزاکت آئی، یہ قصیدہ اس کی عمدہ مثال ہے۔

# حسان بن ثابت

حضرت حسان بن ثابت کا شمار ممتاز شعراء مخضرمین میں ہوتا ہے۔ مخضرم کی اصطلاح ان شعرا کے لیے استعمال کی جاتی ہے جنھوں نے زمانہ جاہلیت اور عہد اسلام دونوں میں عمدہ شاعری کی ہو۔ حسان بن ثابت واحد ایسے شاعر ہیں جن کو زمانۂ جاہلیت میں بادشاہوں کے، زمانۂ نبوت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عہد اسلام میں یمنیوں کے شاعر ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

ابو الولید حسان بن ثابت انصاری مدینہ میں پیدا ہوئے۔ زمانۂ جاہلیت میں پرورش پا کر بڑے ہوئے اور شاعری کے ملکۂ خداداد کو پیشہ بنایا۔ شاہان مناذرہ وغساسنہ کی مدح کرتے اور ان سے انعامات قبول کرتے تھے۔ ملوک غساسنہ میں بھی آل جفنہ کی سب سے زیادہ مدح کی۔ خود عیسائی مذہب پر رہنے اور حضرت حسان کے اسلام قبول کر لینے کے باوجود انھوں نے اپنے اس برتاؤ میں کوئی تبدیلی نہیں کی اور ان کے قاصد حسان کے پاس ہدیے وتحائف لے کر آتے رہتے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو انصار کے ساتھ حسان بھی مسلمان ہو گئے اور اپنی زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وحمایت میں وقف کردی۔ حضرت حسان نے تلوار سے تو کبھی جنگ نہ کی اور نہ معرکہ کارزار میں گئے چونکہ وہ بہت بزدل آدمی تھے۔ لیکن مسلمان ہونے کے بعد رزم ہو یا بزم ہر موقع پر شاندار بولتے، قصیدے ضرور کہتے۔ چنانچہ جنگ بدر، جنگ اُحد اور حضرت حمزہ کے مرثیہ کے علاوہ خبیب بن عدی اور ان کے ساتھیوں کو جب قبیلہ ہذیل نے دھوکہ دے کر قتل کر دیا تو ان کا مرثیہ اور ہذیل کی سخت ہجو کہی، جنگ موتہ کے شہدا جیسے زید بن حارثہ، جعفر بن ابی طالب اور عبداللہ بن رواحہ کا دردناک مرثیہ کہا۔ اسی طرح جب ایک مبلغ اسلام کو دھوکہ دے کر قتل کر دیا گیا تو حسان اس غداری کو معاف نہ کر سکے۔ اس کا ذکر اتنی تلخ ہجو سے کیا

کہ الحارث اسے سن کر چیخ چیخ کر رونے لگے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پناہ میں آ کر مزید ہجو کرنے سے حسان کو منع کرنے کی درخواست کرنے لگے۔ اس طرح آنحضرت پر جب قریشیوں کی ہجو گراں گزرنے لگی تو آپ کی منشا کے مطابق انھوں نے قریشیوں کے جواب دینا شروع کر دیا اور اپنی ہجویہ شاعری سے ان کے منہ بند کر دیئے۔ ان کے اشعار سے کفار کو وہی ایذا پہنچی جو اندھیرے میں لگنے والے تیروں سے پہنچتی ہے۔ کفار کی اس ہجو نے حضرت حسان کو بڑی شہرت اور مقبولیت بخشی اور ان کی وقعت بہت بڑھ گئی۔ ایک سو بیس برس کی عمر پا کر وفات پائی۔ آخری عمر میں وہ بینائی سے محروم ہو چکے تھے۔

حسان بن ثابت کی شاعری میں فخر، حماسہ، مدح اور ہجو کا عنصر غالب ہے۔ اور یہ تمام وہ موضوعات ہیں جن کو ادا کرنے کے لیے شوکت الفاظ، اور متانت اسلوب درکار ہیں۔ ان کی شاعری میں کچھ غریب الفاظ اور ناموس اسلوب کی ایک جھلک پیدا ہو گئی تھی۔ جو اسلام کی وجہ سے ختم ہو گئی۔ قبول اسلام سے پیشتر قومی فخر اور خودستائی کرنے میں ان کی شاعری باوجود ان کی بزدلی کے عمرو بن کلثوم کی شاعری سے مشابہ ہے۔



# فی مدح النبیؐ

شق لـه من اسـمـه کی یجلـه
فذو العرش محمود و هذا محمدٌ
نبـی أتـانـا بـعـد یأس و فترة
من الرسل و الاوثان فی الارض تعبد
فـامسـی سراجا مستنیرا و هادیا
یـلـوح کـما لاح الصقیل المهند
و انـذرنـا نـارا و بشـر جنة
و عـلّـمنـا الاسـلام فـالله نحمد
و انـت الـه الـحق ربی و خالقی
بذلک ما عمّرت فی الناس اشهد
تعالیت رب الناس عن قول من دعا
سواک الهـا انت اعلی و امجد
لک الخلق و النعماء والامر کله
فـایـاک نستهـدی و ایاک نعبد
لأن ثـواب الـلـه کـلّ مـوحـد
جـنـان مـن الـفـردوس فیهـا یـخـلـد

(دیوان حسان بن ثابت)

## حل لغات :

| | | |
|---|---|---|
| شق یشق | = | نکلنا، مشتق ہونا (ایک لفظ سے دوسرا لفظ نکلنا) |
| اَجَلّ یُجِلّ اجلالا | = | عزت کرنا |
| یأس | = | نا امیدی |
| فترة | = | (جمع فترات)، وقفہ |
| وثن | = | (جمع اوثان)، بت |
| الصقیل | = | بروزن قتیل، صاف کیا ہوا، تلوار |
| المُهند | = | ہندوستانی لوہے کی تلوار |
| انذر یُنذر انذارا | = | ڈرانا |
| بشر یبشّرَ تبشیرا | = | خوش خبری دینا |
| عمّر یعمّر تعمیرا | = | لمبی زندگی پانا |
| تعالیٰ | = | بلند ہونا |
| النعماء | = | نعمت |
| استهدی یستهدی استهداء | = | ہدایت طلب کرنا |
| خلد یخلدُ خلودا | = | ہمیشہ رہنا |

## تمرین : ۱

اجب عن الأسلة الآتیة. (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے)۔

۱- بای شئ اجل ذوالعرش محمدا

۲- ای شئ کان یعبد فی الارض قبل النبیؐ؟

۳- من انذر الناس نارا ؟

۴- لمن الخلق والامر ؟

## تمرین : ۲

املأ الفراغ فیما یأتی. (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

۱- نبی أتانا بعد ..... وفترة.

۲- فامسی سراجا ..... و هادیا.

۳- یلوح کما ..... الصقیل المهند.

۴- فایاک ..... و ایاک نعبد.

## تمرین : ۳

انثر احدا من الابیات الآتیة. (کسی ایک شعر کی نثر لکھئے)۔

و انذرنا نارا و بشر جنة  و علمنا الاسلام فالله نحمدُ

تعالیت رب الناس عن قول من دعا  سواک الها انت اعلی و امجد

## تمرین : ۴

لخص النظم فی لغتک الامّ. (مادری زبان میں نظم کی تلخیص کیجئے)۔

الدرس الرابع عشر (۱۴)

# اخلاقیات

اخلاقیات کے موضوع نے عربی شاعری میں شروع سے ہی خاص جگہ پائی ہے اور ہر دور میں شعرا نے اسے موضوع بنایا ہے جاہلی دور میں بھی کچھ شعرا ایسے تھے جنھوں نے اخلاقیات پر بہت کچھ لکھا ہے۔ اخلاقیات پر لکھنے والے جاہلی دور کے مشہور شعرا میں سے زہیر بن ابی سلمٰی اور سموٴال بن عادیا ہیں۔ زہیر نے جنگ کی برائیاں مختلف انداز میں بیان کر کے ان سے دور رہنے کی تاکید ہے جب کہ سموٴال نے آدمی کو اچھی عادات و اطوار کے زیور سے آراستہ ہونے کی نصیحت کی ہے۔ سموٴال بن عادیا کا کلام ''مکارم الاخلاق'' شاملِ درس کیا گیا ہے۔

اس سبق سے بچوں کو بہت ساری نصیحتیں حاصل ہوں گی۔ چونکہ اس نظم میں شاعر نے مختلف انداز و تخاطب سے عوام کے ساتھ خواص کو بھی منفرد اسلوب میں اعلیٰ اخلاقی باتیں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس کو صحیح طریقہ سے پڑھنے کے بعد طالب علم کے اخلاق و کردار میں درستگی آئے گی اور اطوار و گفتار میں پختگی بھی۔

# سموأل بن عادیا

سموأل بن عادیا دور جاہلیت کا دور اندیش شاعر ہے۔ اس کی شاعری سہل پسندی، عام فہم الفاظ کے انتخاب اور اخلاقی قدروں کی حامل ہے۔ اس کا سب سے مشہور شعری کارنامہ یہی ہے جو لامیہ سے معروف ہے۔ لیکن اس کی شہرت اس کی شاعری میں پوشیدہ نہیں بلکہ اس کی شہرت کو پروان چڑھانے والی چیز امرؤالقیس کے ساتھ اس کی وفاداری ہے جب کہ امرؤالقیس کندی نے قیصر شاہ روم کے یہاں جانے کا ارادہ کیا تو سموأل کے پاس اپنی زرہیں اور ہتھیار امانت رکھ دیا۔ جب امرؤالقیس کی وفات ہوگئی تو کندہ کے بادشاہ نے آدمی بھیج کر زرہ و ہتھیار طلب کیا تو سموأل نے اس امانت کو غیر مستحق شخص کے سپرد کرنے سے انکار کیا۔ چنانچہ شاہ کندہ نے اس پر لشکر کشی کی۔ وہ اپنے قلعہ میں محصور ہو گیا لیکن بدقسمتی سے اس کا لڑکا قلعہ کے باہر تھا۔ اس کو لشکروں نے پکڑ لیا اور سموال کو قلعہ کے باہر سے آواز دے کر کہا کہ اگر تو نے وہ امانت سپرد نہ کی تو تمھارے بچے کو ذبح کر ڈالوں گا۔ لیکن اس کے باوجود اس کی وفاداری و امانت داری میں تزلزل نہیں آیا۔ شاہ کندہ نے اس کے معصوم بچہ کو شقاوت قلبی کے ساتھ ذبح کر ڈالا۔ سموأل دیکھتا رہا اور اپنے بیٹے کو قتل کر کے خیانت کے بدنما داغ سے اپنے کو محفوظ رکھا۔ پھر محاصرہ سے عاجز آ کر شاہ کندہ ناکام لوٹ گیا اور جب حج کا موسم آیا اور امرؤ القیس کے وارث پہنچے تو سموأل نے انھیں زرہیں اور ہتھیار سپرد کر دیئے۔ اس طرح اس کی بے مثال امانت داری نے اس کو شہرت کی اعلیٰ منزل عطا کی اور ضرب المثل کے ذریعہ آج بھی وہ گویا زندہ ہے۔

# فی مکارم الاخلاق

اذا الـمرء لم یدنس من اللؤم عرضه
فـکـل رداء یـرتـدیـه جـمیـل
و ان هو لم یحمل علی النفس ضیمها
فـلیـس الـی حسـن الثـناء سبیـل
تـعیـرنـا انـا قـلیـل عـدیـدنـا
فـقـلـت لهـا ان الـکـرام قـلیـل
و مـا قـل مـن کـانت بقـایاه مثلنـا
شبـاب تسـامـیٰ لـلعلاو کهـول
ومـا ضـرنـا انـا قـلیـل وجـارنـا
عـزیـز و جـار الاکثـرین ذلیـل
و نـحـن اناس لا نـری الـقتـل سبّة
اذا مـا رأتـه عـامـر وسـلـول
یقـرب حـب الـموت آجـالنـا لنـا
وَ تـکـرهـه آجـالهـم فتـطـول

تسيل على حد الظبات نفوسنا

و ليس على شئ سواه تسيل

وما مات منا ميت فى فراشه

ولا طُل يوما حيث كان قتيل

فنحن كماء المزن ما فى نصابنا

كهام ولا فينا يعد بخيل

وننكر ان شئنا على الناس قولهم

ولا ينكرون القول حين نقول

(سموأل بن عاديا)

## حل لغات :

| | | |
|---|---|---|
| دنس يدنس دنسا | = | آلودہ ہونا |
| لؤم | = | ملامت |
| عرض | = | جمع اعراض، آبرو، عزت |
| رداء | = | چادر |
| ارتدى يرتدى ارتداء | = | اوڑھنا، پہننا |
| حمل يحمل حملا | = | برداشت کرنا |
| ضيم | = | ظلم |
| عير يعير تعييرا | = | عار دلانا |
| تسامى يتسامى تساما | = | مقابلہ کرنا |
| كهول | = | كهل کی جمع، ادھیڑ عمر والا |

| | | |
|---|---|---|
| عزیز | = | مضبوط |
| سبة | = | گالی، عیب |
| عامر و سلول | = | دو قبیلوں کے نام |
| آجال | = | اجل کی جمع، موت، وقت |
| کره یکره کرها | = | ناپسند کرنا |
| سال یسیل سیلانا | = | بہنا |
| الظبات | = | ظبة کی جمع، تلوار |
| طل یطل طلا | = | ٹالنا |
| المزن | = | بارش |
| نصاب | = | حصہ |
| کهام | = | ست |

## تمرین : ۱

اجب عن الأسئلة الآتية (درج ذیل سوالوں کے جواب دیجئے)۔

۱- من هو جميل فی رأی الشاعر ؟

۲- من ليس له سبيل الی حسن الثناء ؟

۳- ماذا قال الشاعر عن قلة عدده ؟

۴- ای شئ احب الی الشاعر ؟ قرب الموت ام طول الحياة ؟

۵- ای شئ ليس فی نصاب الشاعر ؟

## تمرین : ۲

املأ الفراغ فيما ياتی (خالی جگہوں کو بھریئے)۔

۱- فكل رداء .....جميل.

۲- تعيرنا انا ..... عديدنا.

۳- عزيز و جار ..... ذليل.

۴- و ليس على ..... سواء تسيل.

۵- فنحن كماء ..... ما في نصابنا.

## تمرین : ۳

شرح الابيات الآتية في اللغة الاردوية (درج ذیل اشعار کی وضاحت اردو میں کیجئے)۔

۱- تعيرنا انا قليل عديدنا
فقلت لها ان الكرام قليل

۲- وما قل من كانت بقاياه مثلنا
شباب تسامىٰ للعلاء و كهول

۳- وما ضرنا انا قليل وجارنا
عزيز وجار الاكثرين ذليل

## تمرین : ۴

كون جملا مستعملا الكلمات الآتية (درج ذیل کلمات سے جملے بنائیے)۔

رداء  الثناء  تسامى  سبة  الظبات

## الدرس الخامس عشر (۱۵)

# مدح

مدح عربی شاعری کے اہم ترین اصناف میں سے ہے جس میں شاعر کسی با حیثیت آدمی یا کسی بادشاہ، وزیر یا سپہ سالار کے اخلاق فاضلہ کی تعریف وتوصیف کرتا ہے۔ یہ اخلاق حمیدہ سخاوت وکرم، مہمانداری، بہادری، پاکدامنی و پاکبازی، عدل وانصاف اور صلح وصفائی اور دیگر انسانی خصوصیات ہوتے ہیں، جن کی شاعر دل کھول کر تعریف کرتا ہے اور اس کے صلہ میں شاعر ممدوح سے گرانقدر انعامات عطیات ونوازشات سے بہرہ ور ہوتا ہے۔ مدحیہ قصائد کی ابتدا جاہلی دور میں نابغہ ذبیانی سے ہوئی اور اس کا سلسلہ کسی نہ کسی حیثیت سے آج بھی جاری ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے میں یہ طبقہ پیدا نہ ہوا تھا، کیوں کہ نہ اس کی ضرورت تھی اور نہ اس کے اسباب موجود تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی مدح کرنے والا طبقہ حقیقتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی طرف سے شعر وشاعری کے ذریعہ مدافعت کرنے والا طبقہ تھا۔ روایتی انداز اور مخصوص طریقے سے مدح کرنے والا شعرا کا طبقہ نہیں۔ یوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ستائی اور دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننے کو ناپسند کیا ہے۔ اسی لیے ان کے دور میں مدح بطور فن کے نہیں اُبھری۔ مگر اموی دور میں یہ صنف بطور فن کے پروان چڑھی۔ اور اس میں بہت سے ممتاز شعرا نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی یہ صنف زندہ ہے۔ انھی میں کا ایک مشہور شاعر فرزدق بھی ہے، جو جریر اور اخطل سے نوک جھونک کی وجہ سے عربی شاعری میں معروف ہے۔

درس میں شامل مدحیہ قصیدہ اموی دور کے نامور شاعر فرزدق کا ہے جو سیدنا زین العابدین کی مدح میں ہے۔ اس قصیدہ کا پس منظر یہ ہے کہ اموی خلیفہ خانہ کعبہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لیے اژدحام کم ہونے کا انتظار کر رہا تھا اسی دوران حضرت زین العابدینؒ تشریف لائے تو ان کے احترام میں بھیڑ چھٹ گئی اور انھوں نے طواف کر لیا۔ یہ منظر دیکھ کر خلیفہ کو سخت رنج ہوا اور اس نے تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہوئے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرزدق نے یہ بات سن لی اور پرجوش انداز میں یہ مدحیہ کلام لکھا۔

# فرزدق

فرزدق عہد اموی کا شاعر ہے۔ یہ بصرہ میں پیدا ہوا اور وہیں نشو ونما پائی۔ آغوش ادب میں پروان چڑھا۔ فصیح ماحول نے اسے جوان کیا۔ اس کا باپ اسے اشعار پڑھانے اور شاعری سکھانے لگا۔ یہاں تک کہ اس کی طبیعت شعر وشاعری کے لیے موزوں اور زبان رواں ہوگئی۔ جنگ جمل کے بعد ایک دن اس کا باپ اسے نوعمری میں عمدہ شاعری کرنے پر اظہار فخر کے لیے حضرت علیؓ کی خدمت میں لے گیا۔ حضرت علیؓ نے اس کے باپ سے کہا ''اسے قرآن پڑھاؤ کہ وہ اس کے لیے بہتر ہے''۔ یہ بات فرزدق کے ذہن میں بڑھاپے تک جمی رہی اور اس نے حفظ قرآن کا پختہ ارادہ کرلیا۔ اپنے پیروں میں بیڑی لگالی اور قسم کھالی کہ قرآن حفظ کرنے سے پہلے اسے نہ کھولے گا اور واقعی اس نے اپنی قسم سچ کر دکھائی۔ بعد ازاں وہ کوفہ اور بصرہ کے والیوں سے جا ملا۔ کبھی ان کی مدح کرتا اور کبھی ہجو۔

فرزدق کو اپنے خاندان پر بڑا ناز تھا۔ اسے اپنے آبا واجداد کے بلند کارنامے سنانے کا بڑا شوق تھا۔ حتیٰ کہ وہ خلفا کے سامنے بھی ان کو بیان کرنے سے باز نہ رہتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کی شاعری میں فخر یہ عنصر غالب ہے اور فخریہ کلام، پرشوکت الفاظ، شاندار اسلوب نیز عربوں کے مشہور واقعات وانساب کا ذکر اور خانہ بدوشوں کے طرز ادا کی پیروی چاہتا ہے۔ یہی عناصر ہیں جن کی وجہ سے فرزدق کی شاعری کو راویوں نے سراہا اور نحویوں نے اسے نوازا اور کہا ''اگر فرزدق کی شاعری نہ ہوتی تو عربی زبان کا تہائی حصہ تلف ہو جاتا''۔

فرزدق سخت مزاج واقع ہوا تھا جس کا اثر اس کی شاعری میں نمایاں ہے۔ وہ اپنے سامنے کسی دوسرے شاعر کو دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے اپنے ہم عصر شاعر جریر کے ساتھ مقابلہ، باہمی حسد، کشمکش اور معاصرانہ چشمک کا ایک سلسلہ جاری کر دیا۔

فرزدق نے تقریباً سو برس کی عمر پاکر بصرہ میں ۷۲۸ء میں وفات پائی۔

# فى مدح سيدنا زين العابدين

هـذا الـذى تـعـرف البـطحاء وطأته

والبيـت يعـرفـه و الحل والحـرم

هـذا ابـن خيـر عبـاد اللـه كـلهـم

هـذا التـقـى الـنـقـى الـطـاهر العلم

هـذا ابـن فـاطـمة ان كنت جـاهلـه

بـجـده انبيـاء اللـه قـد ختـمـوا

و ليـس قـولك "مـن هذا" بضائره

العـرب تعرف من انكرتَ و العجم

كـلتـا يـديـه غيـاث عـم نـفـعهمـا

يستوكـفـان ولا يـعـروهـمـا عدم

سهـل الـخـليـقة لا تـخشـى بوادره

يـزيـنـه اثـنـان حسن الخلق والشيم

حـمـال اثـقـال اقـوام اذا اقـترحوا

حـلـو الشـمـائـل يـحـلو عنده نعم

مـــا قـــال لا قـــط الا فـــی تشهـده

لـولا التشهـد كـــانـت لاء ه نـعـم

عـم البـرية بـا لا حسـان فـانقشعت

عـنهـا الغيـابة والاملاق و الـعدم

اذا رأتـــه قـريـش قـال قـائـلهـا

الـى مـكـارم هـذا ينتهى الـكـرم

يـغـضى حياءً و يـغـضـى من مهابته

فـمـــا يـكـلـم الا حيـن يبتسـم

يـكـــاد يـمسـكـــه عـرفـــان راحتـــه

ركـــن الـحـطـيـم اذا مـا جـاء يستـلـم

(الفرزدق)

## حل لغات :

| | | |
|---|---|---|
| بطحاء | = | پتھریلی زمین |
| وطاة | = | روندنا |
| تقی | = | جمع اتقیاء، پرہیزگار |
| نقی | = | صاف ستھرا |
| العلم | = | شان |
| الضائر | = | (اسم فاعل)، نقصان دہ |
| غیاث | = | فریادرس |
| استوکف یستوکف استیکافا | = | جاری رکھنا |
| عری یعرو عروا | = | لاحق ہونا |

| | | |
|---|---|---|
| سهل الخليقة | = | نرم مزاج |
| بوادر | = | بادرة کی جمع، حرکات وسکنات |
| زان یزین زینا | = | سنوارنا |
| حمال | = | بوجھ اٹھانے والا |
| اثقال | = | ثقل کی جمع، بوجھ |
| اقترح یقترح اقتراحا | = | تجویز رکھنا |
| الشمائل | = | عادات |
| انقشع ینقشع انقشاعا | = | ختم ہونا |
| الاملاق | = | تنگ دستی |
| اغضی یغضی اغضاء | = | نظر جھکانا |
| مهابة | = | ہیبت، ڈر |

## تمرین: ۱

اجب عن الاسئلة الآتية (درج ذیل سوالات کے جواب دیجئے)۔

۱- من الذی تعرف البظحاء و طأته ؟

۲- من قال "من هذا" مشیرا الی سیدنا زین العابدین ؟

۳- من یز ینه حسن الخلق ؟

۴- کیف انقشحت الغیابة و الاملاق عن البریة.

## تمرین: ۲

کون جملامستعملا الکلمات الآتیة (درج ذیل کلمات سے جملے بنایئے)۔

تقی جَد ضائر غیاث التشهد

## تمرین : ۳

انثر احدا من الابیات الآتیة (کسی ایک شعر کی نثر لکھئے)۔

۱۔ هـذا ابـن خیـر عبـاد الله کلهم
هـذا التـقی النقی الطاهر الحلم

۲۔ سهل الخلیقة لا تخشی بوادره
یزینه اثنان حسن الخلق و الشیم

۳۔ مـا قـال لاقـط الا فـی تشهده
لـولا التشهـد کـانت لاءه نعم

## تمرین : ۴

اکتب سبع جمل عن سیدنا زین العابدین فی ضوء ما قاله الشاعر (سات جملے زین العابدین کے متعلق شاعر کے قول کی روشنی میں لکھئے)۔



# زہد وتصوف

شاعری میں تصوف کے مضامین کو پیش کرنا شعرا کا محبوب ترین مشغلہ ہے اور اس باب میں بہت سارا ذخیرہ فارسی، عربی اور اردو شاعری میں موجود ہے، عربی زبان میں بھی ہر دور کی شاعری میں اس کی عمدہ مثالیں اور شعرا کے کلام کا اس موضوع پر اچھا خاصا ذخیرہ موجود ہیں۔ عباسی دور کے شاعر ابو العتاہیہ، جس کی شاعری میں نزاکت معانی، سہولت الفاظ اور نیرنگی مضامین۔ تکلف و آورد کی کمی ہے۔ ویسے اس نے شاعری کے تمام اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن ان میں سب سے بہتر شاعری وہ ہے جو اس نے زہد کے موضوع پر کی ہے یا جس میں ضرب الامثال نظم کی ہیں۔ اس کی شاعری کی مابہ الامتیاز خصوصیت تکلف کی کمی اور الفاظ کی سہولت ہے۔ وہ اپنے عام فہم شاعری کے متعلق جواز میں دلیل یہ تھی کہ اس کا موضوع پند و زہد ہے اور اس کا فائدہ اسی صورت میں ممکن ہے، جب وہ عام فہم اور آسان زبان میں ہو۔ یہی وہ شاعر ہے جس نے اپنے بعد آنے والے شعرا کے لیے پند و نصائح کے راستے ہموار کیے اور اس کے بعد انھوں نے اس کے اسلوب کا اتباع کیا۔ اور جدید دور کی شاعرہ عائشہ تیموریہ کے کلام بھی اس باب میں مشہور و معروف ہیں۔ اس کی شاعری میں بھی زہد وتصوف کے موضوع کے سبب الفاظ کی سہولت کے ساتھ لطافت وحلاوت موجود ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دورِ جدید میں کئی شعرا و شاعرات پیدا ہوئے لیکن جو تفوق و برتری ان کو ملی کسی اور کو نہ مل سکی۔ دونوں کے کلام موضوعات کے حساب سے اور افادیت و اہمیت کے تحت اس باب میں مشہور و معروف ہیں۔